۲۰۔ولی کس کو کہتے ہیں

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 5 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو، شریعت پر پورا پورا عمل کرتا ہو، اور متقی اور پرہیز گار ہو، لوگوں کے ساتھ معاملات بہت اچھا رکھتا ہو، نماز کا پورا پابند ہو، روزہ رکھتا ہو، زکوۃ دیتا ہو، اور حرام کام سے مکمل بچتا ہو، اور خدا کا خوف ہو تو، اس کو، ولی، کہتے ہیں

اور جو لوگ شریعت کے پابند نہیں ہوتے اور ولایت کا دیکھاوا کرتے ہیں وہ ولی نہیں مکار ہیں، آج کل تو بہت سے مادرزاد ننگے باوا کو بھی ولی سمجھنے لگے ہیں۔، اس کو سمجھا کریں

اس حدیث میں اس کی تفصیل ہے

1۔عن عبید بن عمیر ...ان رسول اللہ ﷺ قال فی حجة الوداع ، الا ان أولیاء اللہ المصلون من یقیم الصلوات الخمس التی کتبت علیه و یصوم رمضان و یحتسب صومه یری انه علیه حق و یعطی زکاة ماله یحتسبها و یجتنب الکبائر التی نهی اللہ عنها ۔(مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج اول، ص ۱۲۷، نمبر ۱۹۷/ سنن بیہقی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی استقبال القبلة بالموتی، ج ثالث، ص ۵۷۳، نمبر ۶۷۲۳)

ترجمہ۔حضورؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا، سن لو! اللہ کے ولی وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں، پانچوں نمازیں جو اس پر فرض ہے اس کو قائم کرتے ہیں، رمضان کا روزہ رکھتے ہیں، وہ صرف اللہ کے لئے رکھتے ہیں، اور

یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ رکھنا اس پر اللہ کا حق ہے،اور صرف ثواب کے لئے اپنے مال کی زکوۃ دیتے ہیں،اللہ نے جس گناہ کبیرہ سے روکا ہے،اس سے بچتے ہیں

اس حدیث میں ہے کہ نماز پڑھتا ہو،روزہ رکھتا ہو،زکوۃ دیتا ہواور گناہ کبیرہ سے بچتا ہوتو وہ ولی ہے،اور جو یہ کام نہیں کرتا ہے،اور گناہ کبیرہ سے نہیں بچتا ہے وہ ہرگز ولی نہیں ہے

1۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون ، الذین آمنوا و کانوا یتقون ، لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم۔(آیت۶۲۔۶۴،سورت یونس۱۰)

ترجمہ۔یادرکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں۔ان کو نہ کوئی خوف ہوگا،نہ وہ غمگین ہوں گے،یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے،اور تقوی اختیار کئے رہے،ان کے لئے خوشخبری ہے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اس آیت میں دو باتیں ہیں[۱]ایک تو یہ کہ ولی پر خوف اور غم نہیں ہوگا،[۲]اور دوسری بات یہ ہے کہ ولی وہ ہیں جو ایمان لائے اور زندگی بھر تقوی اختیار کرتے رہے،اس لئے جو مومن نہیں ہے،کافر ہے تو وہ ولی نہیں بن سکتا،اور جو تقوی اختیار نہیں کرتا،شریعت پر نہیں چلتا وہ بھی ولی نہیں بن سکتا ہے

2۔ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔(آیت۱۳،سورت الحجرات۴۹)

ترجمہ۔درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہو۔

اس آیت میں ہے کہ جو زیادہ متقی ہوگا اللہ کے نزدیک وہی زیادہ باعزت ہے

ولی کی علامت یہ ہے کہ اس کو دیکھ کر خدا یاد آئے

جو شان و شوکت والا ہو، اور اس کو دیکھ کر دنیا یاد آئے وہ ولی نہیں ہے، وہ دنیا دار ہے، اور جس کی سادگی، پرہیز گاری، اور خوف خدا دیکھ کر آخرت یاد آنے لگے وہ اللہ کا ولی ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

2۔عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال ابراھیم سئل رسول اللہ ﷺ من اولیاء اللہ ؟ قال الذین اذا رئوا ذکر اللہ ۔(سنن نسائی کبری، باب قول اللہ تعالی، الا ان اولیاء اللہ، ج ۱۰، ص ۱۲۴، نمبر ۱۱۱۷۱)

ترجمہ۔ حضورؐ سے لوگوں نے پوچھا کہ اللہ کے ولی کون ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ جب اس کو دیکھو تو خدا یاد آنے لگے [تو سمجھو کہ وہ اللہ کا ولی ہے]

3۔ان اسماء بنت یزید انہا سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : الا ینبأکم بخیارکم ؟ قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر اللہ عز و جل ۔(ابن ماجۃ شریف، کتاب الزہد، باب من لا یؤبہ لہ، ص ۶۰۱، نمبر ۴۱۱۹)

ترجمہ۔ حضرت اسماء بنت یزید نے کہا کہ، میں نے حضورؐ کو کہتے ہوئے سنا، میں تمہیں بتلاؤں کہ تم میں سے اچھے لوگ کون ہیں ؟ لوگوں نے کہا، ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا، تم میں سے اچھے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو خدا یاد آجائے

ان احادیث میں ہے کہ جسے دیکھ کر خدا یاد آئے، وہ اچھے لوگ ہیں، اس لئے پیر ایسا اللہ والا ہو جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔

جو شریعت کا پابند نہیں وہ ولی نہیں ہے

آج کل بہت سے لوگ ہیں جو ولی ہونے کا دعوی کرتے ہیں ،لیکن وہ نہ نماز کے پابند ہیں ، نہ روزے کے پابند ہیں ، نہ زکوۃ دیتے ہیں ، بلکہ لوگوں کو دھوکہ دیکر ان سے پونڈ وصول کرتے رہتے ہیں ، ایسے لوگوں کو ولی نہیں سمجھنا چاہئے ،اوراس کی جال سے بچنا چاہئے

کوئی ولی کتنا ہی بلند ہو جائے وہ نبی اور صحابہ سے افضل نہیں ہو سکتا

بعد کے ولی کا درجہ صحابہ سے بھی کم ہے، کیونکہ،صحابہ نے ایمان کے ساتھ حضور کو دیکھا ہے اور انکی مدد کی ہے،اور ولی نے حضورؐ کو نہیں دیکھا ہے،اس لئے بعد کے ولی صحابہ سے افضل نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضور نے تمام صحابہ کی بہت فضیلت بیان کی ہے، جو ولیوں کے لئے نہیں ہے،اس لئے بعد کے ولی کتنے ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائیں وہ صحابہ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

بعض لوگ بعد کے ولیوں کی اتنی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ ان کو صحابہ سے بھی آگے بڑھا دیتے ہیں، یہ صحیح بات نہیں ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

4۔عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ اللہ فی اصحابی ، اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی أحبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم ، و من آذاھم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ

تبارک و تعالی و من آذای الله فیوشک ان یأخذه ۔(مسند امام احمد، باب حدیث عبداللہ بن مغفل المزنی، ج۶ ،ص ۴۲، نمبر ۲۰۰۲۶)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو ، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انکو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنائیں، جو ان سے محبت کریں گے وہ میری وجہ سے محبت کریں گے، اور جو ان سے بغض کریں گے وہ میری وجہ سے بغض کریں گے، جس نے انکو تکلیف دی اس نے گویا کہ مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اس نے گویا کہ اللہ کو تکلیف دی، اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو ہوسکتا ہے اللہ اس کو اپنے پکڑ میں لے لے

حضورؐ نے بڑے درد کے ساتھ اپنے صحابی کے بارے میں فرمایا کہ انکو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

5۔سمعت جابر بن عبد الله یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تمس النار مسلما رأنی او رأی من رانی ۔(ترمذی شریف، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ وصحبہ، ص ۸۷۲، نمبر ۳۸۵۸)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، میں نے حضورؐ سے کہتے ہوئے سنا ہے، جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے دیکھا ہو، یا جس نے مجھے دیکھا ہو [یعنی میرے صحابی کو] اس کو دیکھا ہو تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

ان احادیث میں صحابہ کی فضیلت ہے جو ایک ولی کے لئے نہیں ہے، اس لئے ادنی صحابی بھی بعد کے تمام ولیوں سے افضل ہیں

ولی سے خارق عادت بات ثابت ہو جائے تو اس کو کرامت کہتے ہیں

نبی سے کوئی خارق عادت بات ظاہر ہو تو اس کو معجزہ، کہتے ہیں، اور ولی سے کوئی خارق [عجیب] بات ظاہر ہو تو اس کو کرامت ، کہتے ہیں ،اور غیر مسلم سے کوئی خارق عادت چیز ثابت ہو جائے تو اس کو استدراج، کہتے ہیں

ولی سے بھی خارق عادت چیز [یعنی کرامت] ظاہر ہو سکتی ہے،

،لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ بہت سارے لوگ کرامت کا دعوی کرتے ہیں ،لیکن اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی ،اس لئے اس زمانے میں اس سے چوکنا رہنا چاہئے۔

کرامات کے لئے یہ آیت موجود ہے

3۔ **کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا** ۔(آیت ۳۷،سورت آل عمران ۳)

ترجمہ۔ جب بھی زکریا حضرت مریم ؓ کے پاس ان کی عبادت گاہ میں جاتے ان کے پاس کوئی رزق پاتے۔

اس آیت میں ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام جو نبی نہیں تھیں، ولیہ تھیں انکے پاس بے موسم کا پھل ہوا کرتا تھا جو ایک کرامت ہے۔

جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ولی نہیں بن سکتا

اس وقت دنیا میں بہت سارے وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ،ان میں توحید نہیں ہے، یا کفر میں مبتلاء ہیں یا شرک میں مبتلاء ہیں اور وہ دعوی کرتے ہیں کہ میں ولی ہوں، پہنچا ہوا آدمی ہوں، وہ تپسیا [مجاہدہ] بھی کرتے ہیں، وہ لوگوں کو تعویذ [جنتر، منتر] دیتے ہیں اور کبھی اللہ کے حکم سے اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے، جس سے عوام سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے ولی ہیں، اور عوام اس کے معتقد ہو جاتے ہیں

لیکن یہ بات سمجھنا چاہئے کہ جب تک توحید نہ ہو، ایمان نہ ہو، اللہ کے تمام احکام پر عمل نہ کرتا ہو وہ اللہ کا ولی نہیں ہے، یہ اس کے لئے ڈھیل ہے، استدراج ہے، ان کے ہاتھ میں کبھی بھی مرید نہیں ہونا چاہئے، اس سے بچنا چاہئے، بہت ممکن ہے کہ اس کے قریب ہونے کی وجہ سے آپ کا ایمان ختم ہو جائے

اس کے لئے آیت یہ ہے

4۔ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون ، الذین آمنوا و کانوا یتقون ، لهم البشری فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة لا تبدیل لکلمات الله ذالک هو الفوز العظیم۔(آیت ۶۲۔۶۴،سورت یونس ۱۰)

ترجمہ۔ یاد رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں۔ ان کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ،اور تقوی اختیار کئے رہے، ان کے لئے خوشخبری ہے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اس آیت میں سب سے پہلی شرط ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہو، اور دوسری شرط ہے کہ تقوی اختیار کرتا ہو تب ولی ہوگا، اس کے بغیر ولی نہیں بن سکتا۔ اس کا خیال رکھیں

اس عقیدے کے بارے میں 4 آیتیں اور 5 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں